SHNAKHAT E(ISSN) 2709-7641, P(ISSN) 2709-7633
Vol:3, ISSUE:1 (2024) PAGE NO: 30-42
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

Cite us here: Hafiz Abrar Ahmed, & Dr. Muhammad Muavia Khan. (2024). Analytical study of Ayat al-Sha'air (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِاللهِ) in the Light of the Opinions of Modern Urdu Commentators: آیت شعائر (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِاللهِ) کا جدیداردو مفسرین کی آراء کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ. *Shnakhat*, 3(1), 30-43. Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/227

Analytical study of Ayat al-Sha'air (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِاللهِ) in the Light of the Opinions of Modern Urdu Commentators.

آیت شعائر (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِاللهِ) کا جدیداردو مفسرین کی آراء کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Hafiz Abrar Ahmed
Dr. Muhammad Muavia Khan

PhD Scholar department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur at- alviabrar5@gmail.com
Assistant Professor department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Rahim Yar Khan Campus at- muavia.khan@iub.edu.pk

Abstract

Every religion has its own identity. Different religions in the world are established with their own identity. And in every religion, religious identity is seen with courtesy and respect. Islam is the great and true religion of the world. It also has its own identity. Which has been named with Sha"air. One of these Sha"air is Safa and Marwa, which is respected by Muslims. It is obligatory and necessary to respect it. Safa and Marwa are two hills. The polytheists used to call the name of Manat, which was an idol, in the state of Makkah Ihram, and that idol was installed in a sacred place. Because of this behavior of these polytheists, the Ansar considered Sa'i between Safa Marwah and Allah Ta'ala to be bad. By revealing the Karima, he made it clear that there is nothing wrong with circumambulating Safa Marwah. And the reverence of this verse is that it should be circumambulated according to the command of Allah. As the modern Urdu commentators have discussed various legal issues in this verse. What is the conclusion? And it has been proved that the respect of Shayira is obligatory and necessary and has taken into account the opinions of different imams. No poem can be abandoned. It is obligatory and necessary to follow them.

Keywords: Allah, Islam, World, Safa, Marwa, Sha"air, Muslims.

شعائر کا معنی ومفہوم

شعائر شعیرہ کی جمع ہے جس کے کا مادہ ش ع ر ہے جس کے معنی علامت، نشانی، پہچان کے آتے ہیں۔ شعائر کے لغوی معنی میں ماہرین لغت نے اپنی اپنی آراء پیش کی ہیں اور شعائر کے لغوی معنی کو ثابت کیا ہے ذیل میں ہم ان آراء کا جائزہ لیں گے۔

شعائر کے لغوی معنی کو ذکر کرتے ہوئے مشہور ماہر لغت محمد بن مکرم بن منظور الافریقی (المتوفی ۷۱۱ھ) رقمطراز ہیں

والشَّعِيرة: البدنة المُهْداةُ، سميت بذلك لأَنه يؤثر فيها بالعلامات، والجمع شعائر. الحج: مناسكه وعلاماته وآثاره وأَعماله، جمع شَعِيرَة، وكل ما جعل عَلَماً لطاعة الله عز وجل كالوقوف والطواف والسعي والرمي والذبح وغير ذلك؛ ومنه الحديث: أَن جبريل أَتى النبي، صلى الله عليه وسلم، فقال: مر أُمتك أَن يرفعوا أَصواتهم بالتلبية فإِنها من شعائر الحج"-(i)

ابو نصر اسماعیل بن حماد الجوہری الفارابی (المتوفی ۳۹۳ھ) شعائر کا لغوی معنی بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں

والشَعيرةُ: البَدَنَةُ تُهْدى. والشَعائِرُ: أعمالُ الحجِّ. وكلُّ ما جُعل عَلَماً لطاعة الله تعالى. قال الأصمعي: الواحدة شَعيرةٌ. قال: وقال بعضهم: شِعارَةٌ. والمشاعِرُ: مواضع المناسك. والمشْعَرُ الحرام: أحد المشاعِرِ"-(ii)

مجد الدین ابو طاہر محمد بن یعقوب فیروز آبادی (المتوفی ۸۱۷ھ) شعائر کا لغوی معنی بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں

وأشْعَرَها: جَعَلَ لها شَعيرة وشِعارُ الحجِ: مَناسِكُهُ وعَلاَماتُه والشَّعيرةُ والشِّعارَةُ والمَشْعَرُ: مُعْظَمُها، أو شَعائِرُهُ: مَعالِمُه التي نَدَبَ اللهُ إليها، وأمَرَ بالقيامِ بِها والمَشْعَرُ الحَرامُ، وتكسرُ مِيمُه: بالمزْدَلِفَةِ، (وعليه بناءٌ اليَوْمَ، ووهِمَ من ظَنَّهُ جُبَيْلاً بِقُرْبِ ذلك البِناءِ"-(iii)

ابراہیم مصطفی واحمد زیات شعائر کا لغوی معنی بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں

"الشعيرة مَا ندب الشَّرْع إِلَيْهِ وَأمر بِالْقيامِ بِهِ وَفِي التَّنْزِيل الْعَزِيز "وَمن يعظم شَعَائِر الله فَإِنَّهَا من تقوى الْقُلُوب"والبدنة وَنَحْوهَا مِمَّا يهدى لبيت الله وَفِي التَّنْزِيل الْعَزِيز"يَا أَيهَا الَّذين آمنُوا لَا تحلوا شَعَائِر الله"والعلامةالمشاعرمشاعر الْحَج مَنَاسِكه والأعمال الَّتِي تتممه شَعَائِر(الْمشعر)الشّجر الملتف وَمَوْضِع مَنَاسِك الْحَج والمشعر الْحَرَام الْمزْدَلِفَة وَفِي التَّنْزِيل الْعَزِيز "فاذكروا الله عِنْد الْمشعر الْحَرَام"-(iv)

ابو العباس احمد بن محمد بن علی الفیومی (المتوفی ۷۷۰ھ) شعائر کا لغوی معنی بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں

"وَالشِّعَارُ أَيْضًا عَلَامَةُ الْقَوْمِ فِي الْحَرْبِ وَهُوَ مَا يُنَادُونَ بِهِ لِيَعْرِفَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَالْعِيدُ شِعَارٌ مِنْ شَعَائِرِ الْإِسْلَامِ وَالشَّعَائِرُ أَعْلَامُ الْحَجِّ وَأَفْعَالُهُ الْوَاحِدَةُ شَعِيرَةٌ أَوْ شِعَارَةٌ بِالْكَسْرِ وَالْمَشَاعِرُ مَوَاضِعُ الْمَنَاسِكِ.

"وَالْمَشْعَرُ الْحَرَامُ جَبَلٌ بِآخِرِ مُزْدَلِفَةَ وَاسْمُهُ قُزَحُ وَمِيمُهُ مَفْتُوحَةٌ عَلَى الْمَشْهُورِ وَبَعْضُهُمْ يَكْسِرُهَا عَلَى التَّشْبِيهِ بِاسْمِ الْآلَةِ"-(v)

ابو الحسین احمد بن فارس القزوینی (المتوفی ۳۹۵ھ) شعائر کا لغوی معنی بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں

"وَالشَّعِيرَةُ: وَاحِدَةُ الشَّعَائِرِ، وَهِيَ أَعْلَامُ الْحَجِّ وَأَعْمَالُهُ. قَالَ اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ: "إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ"-(vi)

وَيُقَالُ الشُّعَيْرَةُ أَيْضًا: الْبَدَنَةُ تُهْدَى. وَيُقَالُ إِشْعَارُهَا أَنْ يُجَزَّ أَصْلُ سَنَامِهَا حَتَّى يَسِيلَ الدَّمُ فَيُعْلَمَ أَنَّهَا هَدْيٌ"-(vii)

آیت شعائر اللہ

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِاللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ"-(viii)

بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، لہٰذا جو شخص بھی بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس کے لیے اس بات میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ ان کے درمیان چکر لگائے اور جو شخص خوشی سے کوئی بھلائی کا کام کرے تو اللہ یقیناً قدر دان (اور) جاننے والا ہے۔

تفسیر "تیسیر الرحمن" میں شعائر کا مفہوم

ترجمہ: صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ لہذا جو شخص کعبہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے اور جو شخص برضا و رغبت نیکی کا کوئی کام کرے تو بیشک اللہ بڑا قدر دان ہے اور ہر بات کو جاننے والا ہے۔

شان نزول

مولانا عبدالرحمن کیلانی نے اس آیت کے ان نزول میں یہ وضاحت کی کہ یہ آیت انصار کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ مشرکین مکہ احرام کی حالت میں منات جو کہ ایک بت تھا اس کا نام پکارتے تھے اور وہ بت قدید مقام پر نصب تھا۔ ان مشرکین کے اس طرز عمل کی وجہ سے انصار صفا مروہ کے مابین سعی کو برا سمجھتے تھے تو اللہ تعالی نے آیات کریمہ نازل فرما کر واضح کر دیا کہ صفا مروہ کے طواف میں کوئی حرج نہیں ہے"۔(ix)

لغوی بحث

اس آیت کے ضمن میں مولانا عبد الرحمن کیلانی نے لفظ شعائر کی کوئی لغوی تحقیق پیش نہیں کی۔

اقوال (محدثین، مفسرین، مفکرین)

اس آیت کے ضمن میں مولانا عبد الرحمن کیلانی نے تفسیر کرتے ہوئے ایک حدیث پیش کی ہیں جس کو ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے

- قَالَ عُرْوَةُ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللهِ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَوَاللَّهِ مَا عَلَى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنَّ هَذِهِ لَوْ كَانَتْ كَمَا أَوَّلْتَهَا عَلَيْهِ كَانَتْ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَتَطَوَّفَ بِهِمَا وَلَكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَهَا عِنْدَ الْمُشَلَّلِ فَكَانَ مَنْ أَهَلَّ يَتَحَرَّجُ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا أَسْلَمُوا سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِکَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ "-(x)

عروہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہ) سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے قول (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَاۗىِٕرِاللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ"-

کی تفسیر بیان کیجئے۔ اس لیے کہ واللہ اس آیت کا مطلب تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ صفا اور مروہ کا طواف نہ کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا کہ اے میرے بھتیجے تو نے بہت بری بات کہی، اگر یہی بات ہوتی جو تم نے بیان کی ہے تو اس صورت میں اس طرح کہا جاتا لا جناح علیہ ان لا یطوف بھما۔

لیکن یہ آیت انصار کے متعلق نازل ہوئی ہے وہ لوگ اسلام لانے سے پہلے منات بت کے نام پر احرام باندھا کرتے تھے، جس کی وہ پوجا کرتے تھے، وہ مشلل کے پاس تھا، جو شخص احرام باندھتا وہ صفا مروہ کے طواف کو برا سمجھتا تھا، جب وہ لوگ مسلمان ہو گئے، تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اس کے متعلق پوچھا اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم صفا اور مروہ کا طواف کرنا برا سمجھتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی،

" عن عاصم بن سليمان , قال:" سالت انس بن مالك رضي الله عنه , عن الصفا والمروة،فقال:"كنا نرى انهما من امر الجاهلية، فلما كان الإسلام امسكنا عنهما، فانزل الله تعالى: إن الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت او اعتمر فلا جناحعليه ان يطوف بهما"-(xi)

ترجمہ: عاصم بن سلیمان نے بیان کیا اور انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے صفا اور مروہ کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ اسے ہم جاہلیت کے کاموں میں سے سمجھتے تھے۔ جب اسلام آیا تو ہم ان کی سعی سے رک گئے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "ان الصفا والمروۃ" سے ارشاد "أن یطوف بھما" تک۔ یعنی بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ پس ان کی سعی کرنے میں حج اور عمرہ کے دوران کوئی گناہ نہیں ہے۔

احکامات و مسائل

- صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی تعداد سات ہے۔
- نیز صفا اور مروہ پر بتوں کی وجہ سے طواف کو ناگوار سمجھنے پر حکم دیا گیا ہے کہ صفا مروہ کے مابین سعی کوئی گناہ نہیں رہا لہذا اب تم سعی کرو۔
- اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ صفا مروہ کی سعی کا حکم ان کی حرمت کی وجہ سے دیا گیا کہ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں ان کی تعظیم کرو، اور تعظیم کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ کے حکم کے مطابق ان کی سعی کرو۔

حاصل بحث

- صفا مروہ کو اللہ کے شعائر میں سے قرار دیا گیا۔
- نیز جو لوگ بتوں کی وجہ سے ان شعائر سے متعلق حکم طواف سے متعلق پریشان تھے ان کو تسلی دی گئی اور طواف کا حکم دیا گیا۔
- اور اس آیت سے متعلق دو احادیث ذکر کی گئی ہیں، نیز اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے اسلامی شعائر کو اگر غیر مسلم اختیار کرنے لگ جائیں تو اس بنیاد پر اہل ایمان کو اس شعائر کو ترک کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

تفسیر" تفسیرالقرآن الکریم" میں شعائر کامفہوم

ترجمہ: بیشک صفااور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، تو جو کوئی اس گھر کا حج کرے، یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ دونوں کا خوب طواف کرے اور جو کوئی خوشی سے کوئی نیکی کرے تو بیشک اللہ قدر دان ہے، سب کچھ جاننے والا ہے۔

شان نزول:

حافظ عبدالسلام بھٹوی نے اس آیت کے ان نزول میں یہ وضاحت کی صفااور مروہ کعبہ درمیان سعی کرنا (دوڑنا) ابراہیم (علیہ السلام) کے زمانے سے حج اور عمرہ کے مناسک (یعنی احکام) میں شامل تھا، مگر زمانہ جاہلیت میں مشرکین نے حج اور عمرہ کے مناسک میں کئی شرکیہ رسوم شامل کرلی تھیں، حتیٰ کہ انھوں نے صفااور مروہ پر دو بت نصب کر رکھے تھے۔ ایک کا نام ''اساف'' اور دوسرے کا ''نائلہ'' تھا۔ ان مشرکین میں سے بعض وہ تھے جو جاہلیت میں ان کے درمیان سعی کرتے اور ان بتوں کا استلام بھی کرتے، یعنی انھیں بوسہ بھی دیتے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم صفاو مروہ (کی سعی) کو جاہلیت کا کام سمجھتے تھے، جب اسلام آیا تو ہم ان کی سعی سے رک گئے تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی"۔(xii)

لغوی بحث:

حافظ عبدالسلام بھٹوی نے شعائر کے لغوی معنی کو واضح کیا ہے شَعَایِرِ'' یہ ''شَعِیْرَۃٌ'' کی جمع ہے جس کا معنی نشانی ہے۔ بعض لوگوں نے صفااور مروہ کو جاہلیت کے بتوں کی نشانی سمجھ کر ان کے طواف کو گناہ سمجھا، تو اس پر فرمایا کہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں"۔(xiii)

اقوال (محدثین،مفسرین ،مفکرین)

اس آیت کے ضمن میں حافظ عبدالسلام بھٹوی نے تفسیر کرتے ہوئے درج ذیل احادیث پیش کی ہیں جن کو ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے

- قَالَ عُرْوَةُ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَوَاللَّهِ مَا عَلَى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنَّ هَذِهِ لَوْ كَانَتْ كَمَا أَوَّلْتَهَا عَلَيْهِ كَانَتْ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَتَطَوَّفَ بِهِمَا وَلَكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَهَا عِنْدَ الْمُشَلَّلِ فَكَانَ مَنْ أَهَلَّ يَتَحَرَّجُ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا أَسْلَمُوا سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ "-(xiv)

عروہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہ) سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے قول" (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَاۗىِٕرِاللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ)"-(xv)

کی تفسیر بیان کیجئے۔ اس لیے کہ واللہ اس آیت کا مطلب تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ صفااور مروہ کا طواف نہ کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا کہ اے میرے بھتیجے تونے بہت بری بات کہی، اگر یہی بات ہوتی جو تم نے بیان کی ہے تو اس صورت میں اس طرح کہا جاتا لاجناح علیہ ان لایطوف بھما۔ لیکن یہ آیت انصار کے متعلق نازل ہوئی ہے وہ لوگ اسلام لانے سے پہلے منات بت کے نام پر احرام باندھا کرتے تھے، جس کی وہ پوجا کرتے تھے، وہ مشلل کے پاس تھا، جو شخص احرام باندھتا وہ صفامروہ کے طواف کو برا سمجھتا تھا، جب وہ لوگ مسلمان ہوگئے، تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اس کے متعلق پوچھا اور عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم صفااور مروہ کا طواف کرنا برا سمجھتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

- عن عاصم بن سليمان , قال:" سالت انس بن مالك رضي الله عنه , عن الصفا والمروة،فقال:"كنا نرى انهما من امر الجاهلية، فلما كان الإسلام امسكنا عنهما، فانزل الله تعالى: إن الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت او اعتمر فلا جناح عليه ان يطوف بهما

عاصم بن سلیمان نے بیان کیا اور انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے صفااور مروہ کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ اسے ہم جاہلیت کے کاموں میں سے سمجھتے تھے۔ جب اسلام آیا تو ہم ان کی سعی سے رک گئے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "ان الصفا والمروۃ" سے ارشاد "ان یطوف بھما" تک۔ یعنی بیشک صفااور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ پس ان کی سعی کرنے میں حج اور عمرہ کے دوران کوئی گناہ نہیں ہے۔

- عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: " قُلْتُ لِعَائِشَةَ: مَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا، وَمَا أُبَالِي أَنْ لَا أَطُوفَ بَيْنَهُمَا، فَقَالَتْ: بِئْسَمَا، قُلْتَ: يَا ابْنَ أُخْتِي، طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَطَافَ الْمُسْلِمُونَ، وَإِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا "-(xvi)

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرے، اور میں خود اپنے لیے ان کے درمیان طواف نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں پاتا۔ تو عائشہ نے کہا: اے میرے بھانجے! تم نے بری بات کہہ دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا اور مسلمانوں نے بھی کیا ہے۔ ہاں ایسا زمانہ جاہلیت میں تھا کہ جو لوگ مناۃ (بت) کے نام پر جو مشلل میں تھا احرام باندھتے تھے وہ صفا و مروہ کے درمیان طواف نہیں کرتے تھے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت: "فمن حج البيت أو اعتمر فلا جناح عليه أن يطوف بهما" نازل فرمائی۔

- عن حبيبة بنت أبي تجزئة قالت : رأيت رسول الله صلى الله عليه و سلم يطوف بين الصفا والمروة والناس بين يديه وهو وراءهم وهو يسعى حتى أرى ركبتيه من شدة السعي يدور به إزاره وهو يقول اسعوا فان الله كتب عليكم السعي" -(xvii)

حضرت حبیبہ بنت ابی تجراہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم لوگ قریش کی کچھ خواتین کے ساتھ دار ابو حسین میں داخل ہوئے، اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم صفا مروہ کے درمیان سعی فرما رہے تھے اور دوڑنے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ازار گھوم گھوم جاتا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سعی کرتے جا رہے تھے اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرماتے جا رہے تھے کہ سعی کرو، کیونکہ اللہ نے تم پر سعی کو واجب قرار دیا ہے۔

احکامات و مسائل

- صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی تعداد سات ہے۔
- صفا اور مروہ پر بتوں کی وجہ سے طواف کو ناگوار سمجھنے پر حکم دیا گیا ہے۔
- صفا مروہ کے مابین سعی کوئی گناہ نہیں رہا لہذا اب تم سعی کرو۔

اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ صفا مروہ کی سعی کا حکم ان کی حرمت کی وجہ سے دیا گیا کہ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں ان کی تعظیم کرو اور تعظیم کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ کے حکم کے مطابق ان کی سعی کرو۔

حاصل بحث

اس تمام بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ اس آیت مذکورہ میں صفا مروہ کو اللہ کے شعائر میں سے قرار دیا گیا، نیز جو لوگ بتوں کی وجہ سے ان شعائر سے متعلق حکم طواف سے متعلق پریشان تھے ان کو تسلی دی گئی اور طواف کا حکم دیا گیا اور اس آیت سے متعلق دو احادیث ذکر کی گئی ہیں، نیز اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے اسلامی شعائر کو اگر غیر مسلم اختیار کرنے لگ جائیں تو اس بنیاد پر اہل ایمان کو اس شعائر کو ترک کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

تفسیر "تبیان القرآن" میں شعائر کا مفہوم

ترجمہ: بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ سو جس نے بیت اللہ کا حج یا عمرہ' اس پر ان دونوں کا طواف (سعی) کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے' اور بیشک جس نے خوشی سے کوئی (نفلی) نیکی کی تو بیشک اللہ جزا دینے والا خوب جاننے والا ہے

شان نزول

علامہ غلام رسول سعیدی نے اس آیت کے شان نزول میں یہ وضاحت کی کہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تحویل قبلہ پر اعتراضات کے جواب دیئے اور مخالفین کے اعتراضات اور طعنوں کی وجہ سے مسلمانوں کو جو اذیت پہنچی تھی اس پر صبر کرنے کا حکم دیا اور فرمایا تھا کہ صبر کرنے والوں پر اللہ کی رحمت ہے اور وہ ہدایت پر ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حج اور عمرہ کا ذکر شروع کیا۔ کیونکہ اس سے پہلے نمازوں میں کعبہ کو قبلہ بنانے کا حکم تھا اور اب حج اور عمرہ کے ذریعہ کعبہ کی زیارت اور اس کے گرد طواف کا حکم دیا۔ نیز اس سے پہلے صبر کا حکم تھا اور صبر کرنے میں نفس کو مشقت اٹھانی پڑتی ہے اور اب حج اور عمرہ کا ذکر کیا ان میں جسم کو مشقت اٹھانی پڑتی ہے۔ نیز اس سے چند آیات پہلے بناء کعبہ کا ذکر تھا اور یہ فرمایا تھا کہ ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو یہ حکم دیا تھا کہ میرے بیت (کعبہ) کو طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور رکوع اور سجود کرنے والوں کے لیے پاک رکھو۔

اور بناء کعبہ کا سب سے عظیم مقصد حج اور عمرہ ہے اور طواف کے ذکر میں ان کی طرف اشارہ ہے۔ سو یہاں صراحۃ حج اور عمرہ کا ذکر فرمایا۔ نیز اس سے پہلے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی اس دعا کا ذکر تھا کہ ہمیں مناسک (احکام حج) بتا تو اب حج اور عمرہ کے احکام میں سے صفا اور مروہ کی سعی کا حکم بیان فرمایا"۔(xviii)

لغوی بحث

شعائر ''شعیرة'' کی جمع ہے۔ ''شعیرة'' کا معنی علامت ہے اور ''شعائر اللہ'' کا معنی ہے: اللہ کے دین کی علامتیں اور خصوصیات اور وہ اعمال جن کو اللہ نے عبادت اور دین کی علامتیں قرار دیا ہے"۔(xix)

اقوال (محدثین،مفسرین ،مفکرین وغیرہ)

- قَالَ عُرْوَةُ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَوَاللَّهِ مَا عَلَى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنَّ هَذِهِ لَوْ كَانَتْ كَمَا أَوَّلْتَهَا عَلَيْهِ كَانَتْ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَتَطَوَّفَ بِهِمَا وَلَكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَهَا عِنْدَ الْمُشَلَّلِ فَكَانَ مَنْ أَهَلَّ يَتَحَرَّجُ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا أَسْلَمُوا سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ"-(xx)

عروہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے پوچھا کہ اللہ تعالی کے قول"اِنَّ الصَّفَاوَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَاۗىِٕرِاللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ "

کی تفسیر بیان کیجئے۔اس لیے کہ واللہ اس آیت کا مطلب تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ صفا اور مروہ کا طواف نہ کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا کہ اے میرے بھتیجے تو نے بہت بری بات کہی، اگر یہی بات ہوتی جو تم نے بیان کی ہے تو اس صورت میں اس طرح کہا جاتا" لاجناح علیہ ان لایطوف بھما"۔ لیکن یہ آیت انصار کے متعلق نازل ہوئی ہے وہ لوگ اسلام لانے سے پہلے منات بت کے نام پر احرام باندھا کرتے تھے، جس کی وہ پوجا کرتے تھے، وہ مشلل کے پاس تھا، جو شخص احرام باندھتا وہ صفا مروہ کے طواف کو برا سمجھتا تھا۔ جب وہ لوگ مسلمان ہوگئے، تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اس کے متعلق پوچھا اور عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم صفا اور مروہ کا طواف کرنا برا سمجھتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

- عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي تَجْرَاةَ , قَالَتْ: دَخَلْنَا دَارَ أَبِي حُسَيْنٍ فِي نِسْوَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ , وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ , قَالَتْ: وَهُوَ يَسْعَى , يَدُورُ بِهِ إِزَارُهُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ , وَهُوَ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ: " اسْعَوْا , فَإِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمْ السَّعْيَ"-(xxi)

حضرت حبیبہ بنت ابی تجراہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم لوگ قریش کی کچھ خواتین کے ساتھ دار ابوحسین میں داخل ہوئے، اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم صفا مروہ کے درمیان سعی فرمارہے تھے اور دوڑنے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ازار گھوم گھوم جاتا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سعی کرتے جارہے تھے اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرماتے جارہے تھے کہ سعی کرو، کیونکہ اللہ نے تم پر سعی کو واجب قرار دیا ہے۔

حج کے واجبات یہ ہیں:

1۔ میقات یا اس سے پہلے احرام باندھنا 2۔ سر منڈوانا یا بال کٹانا 3۔ وقوف مزدلفہ

4۔ غروب آفتاب تک میدان عرفات میں رہنا 5۔ صفا اور مروہ میں دوڑنا 6۔ شیطان کو منی میں کنکریاں مارنا

7۔ غیر ملکی کے لیے طواف وداع کرنا۔

حج میں یہ کام ممنوع ہیں:

1۔ عمل زوجیت 2۔ بال کاٹنا 3۔ ناخن کاٹنا 4۔ خوشبو لگانا 5۔ سر اور چہرہ ڈھانپنا

6۔ سلا ہوا کپڑا پہننا 7۔ کسی دوسرے محرم کا سر مونڈنا 8۔ حل اور حرم میں شکار کے درپے ہونا"۔(xxii)

احکامات ومسائل

- علامہ سعیدی نے اس آیت کی تفسیر میں حج وعمرہ کے لغوی اصطلاحی معنی بیان کیے ہیں۔
- حج کے واجبات اور ممنوعات کو ذکر کیا ہے۔حج استطاعت ہونے سے فرض ہوتا ہے اس پر فتاوی جات کو ذکر کیا ہے۔
- صفا مروہ کی سعی کو دلائل سے حج کا رکن قرار دیا ہے۔اور ائمہ اربعہ کے مسالک کو بیان کیا ہے۔

- صفامروہ کی سعی کو معیوب سمجھنے پر جو وجہ تھی اس کو واضح کر کے ایک مسئلہ مستنبط کیا ہے کہ جو کام اصل میں عبادت ہو اور شریعت میں صحیح ہو اور اپنی اصل پر صحیح رہتا ہے' خواہ جاہل اور بد مذہب بعد میں اس کام کو کسی غلط نیت اور فاسد عقیدہ سے کرنے لگیں
- جس طرح سیاہ عمامہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے' بعد میں روافض اور شیعہ نے سوگ کی نیت سے سیاہ عمامہ باندھنا شروع کر دیا تو ان کے اس عمل کا اعتبار نہیں ہو گا اور سیاہ عمامہ باندھنا اپنی اصل کے اعتبار سے مسنون رہے گا۔

حاصل بحث

اس آیت مذکورہ میں صفامروہ کو اللہ کے شعائر میں سے قرار دیا گیا،

- صفامروہ کے مابین سعی کو رکن ثابت کر کے اس کو کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور اس کے رکنیت کو ائمہ اربعہ کے فقہی مسالک و احادیث سے ثابت کیا ہے۔
- کام اصل میں عبادت ہو اور شریعت میں صحیح ہو اور اپنی اصل پر صحیح رہتا ہے' خواہ جاہل اور بد مذہب بعد میں اس کام کو کسی غلط نیت اور فاسد عقیدہ سے کرنے لگیں۔
- جس طرح سیاہ عمامہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے' بعد میں روافض اور شیعہ نے سوگ کی نیت سے سیاہ عمامہ باندھنا شروع کر دیا تو ان کے اس عمل کا اعتبار نہیں ہو گا اور سیاہ عمامہ باندھنا اپنی اصل کے اعتبار سے مسنون رہے گا۔

تفسیر ''خزائن العرفان'' میں شعائر کامفہوم

ترجمہ: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ نیکی کا صلہ دینے خبر دار ہے۔

شان نزول

جاہلیت میں صفاو مروہ پر دو بت رکھے تھے صفا پر جو بت تھا اس کا نام اساف اور جو مروہ پر تھا اس کا نام نائلہ تھا کفار جب صفاو مروہ کے درمیان سعی کرتے تو ان بتوں پر تعظیماً ہاتھ پھیرتے عہد اسلام میں بت تو توڑ دیئے گئے لیکن چونکہ کفار یہاں مشرکانہ فعل کرتے تھے اس لیے مسلمانوں کو صفاو مروہ کے درمیان سعی کرنا گراں ہوا کہ اس میں کفار کے مشرکانہ فعل کے ساتھ کچھ مشابہت ہے اس آیت میں ان کا اطمینان فرمادیا گیا کہ چونکہ تمہاری نیت خالص عبادت الٰہی کی ہے تمہیں اندیشہ مشابہت نہیں"۔(xxiii)

لغوی بحث:

اس آیت کے ضمن میں مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے لفظ شعائر کی کوئی لغوی تحقیق پیش نہیں کی۔

اقوال (محدثین، مفسرین، مفکرین)

اس آیت کے ضمن میں مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے کسی کے اقوال پیش نہیں کیے۔

احکامات ومسائل

شعائر اللہ سے دین کے اعلام یعنی نشانیاں مراد ہیں جو کہ درج ذیل ہیں

- مکانات ہوں جیسے کعبہ عرفات مزدلفہ جمار ثلثہ 'صفا' مروہ' منٰی' مساجد
- یا ازمنہ ہوں جیسے رمضان، اشہر حرام، عید الفطر و الضحیٰ جمعہ ایام تشریق
- یا دوسرے علامات جیسے اذان، اقامت نماز باجماعت، نماز جمعہ، نماز عیدین، ختنہ

حاصل بحث

- اس آیت مذکورہ میں صفامروہ کو اللہ کے شعائر میں سے قرار دیا گیا۔
- جو لوگ بتوں کی وجہ سے ان شعائر سے متعلق حکمِ طواف سے متعلق پریشان تھے ان کو تسلی دی گئی اور طواف کا حکم دیا گیا اور اس آیت سے متعلق دو احدیث ذکر کی گئی ہیں۔

- اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے اسلامی شعائر کو اگر غیر مسلم اختیار کرنے لگ جائیں تو اس بنیاد پر اہل ایمان کو ان شعائر کو ترک کرنے کی اجازت نہیں ہے۔
- ہر وہ چیز شعائر اللہ میں داخل ہے جو اللہ کی نشانیاں ہیں اور جن کی نسبت اللہ تعالی کی طرف ہے، ان تمام شعائر کا احترام کرنا بے حد ضروری ہے۔

تفسیر "معالم العرفان" میں شعائر کا مفہوم

ترجمہ: بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ پس جس شخص نے بیت اللہ شریف کا حج کیا یا عمرہ کیا، اس پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے اور جس شخص نے خوشی سے نیکی کا کام کیا، تو بیشک اللہ تعالی قادر دان اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

شان نزول:

جب اسلام کا دور آیا تو مسلمانوں کو صفا و مروہ کی سعی کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس ہوئی۔ ان کا خیال تھا کہ یہ سعی شاید ان بتوں کی وجہ سے ہو۔ اس دور میں اس سے ملتی جلتی اور بھی مثالیں موجود تھیں۔ مثلاً اوس اور خزرج قبیلہ کے لوگ جب حج کے لیے آتے تھے۔ تو مناتامی بت کے نام پر احرام مدنیہ سے باندھتے تھے یہ بت کسی بزرگ کے نام سے موسوم تھا اور سمندر کے کنارے مشل کے مقام پر رکھا ہوا تھا یہ لوگ خانہ کعبہ کا طواف تو کرتے تھے مگر صفا و مروہ کی سعی نہیں کرتے تھے اس قسم کے نظریات اس وقت موجود تھے۔

مسلمانوں کے اس شک کو دور کرنے کے لیے یہ آیات نازل ہوئیں"۔([xxiv])

لغوی بحث

اس کو شعیرہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ اللہ تعالی کی یاد کی علامت اور نشانی ہوتی ہے۔ اس کو دیکھ کر اللہ کی یاد تازہ ہوتی ہے"۔([xxv])

اقوال (محدثین، مفسرین، مفکرین)

امام شاہ ولی اللہ دہلوی فرماتے ہیں کہ من اعظم شعائر اللہ اربعۃ (چار چیزیں اللہ کے شعائر میں سب سے بڑی ہیں)۔

1۔ خانہ کعبہ　　2۔ حضور (علیہ السلام) کی ذات مبارکہ

3۔ نماز　　4۔ قرآن پاک"۔([xxvi])

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی تفسیر عزیزی فرماتے ہیں

شعائر اللہ میں عرفات بھی داخل ہے۔ جہاں نوذوالحجہ کو لوگ جمع ہوتے ہیں۔ یہاں کا وقوف ہی حج کا رکن اعلیٰ ہے

لوگ غروب آفتاب تک وہاں قیام کرتے ہیں اور خوب گڑگڑا کر اللہ تعالی کے حضور دعائیں مانگتے ہیں۔

- مشعر الحرام جسے مزدلفہ کہا جاتا ہے وہ بھی شعائر اللہ میں شامل ہے۔
- منیٰ میں رمی جمار بھی شعائر اللہ میں داخل ہے۔
- صفا و مروہ کا ذکر تو خود قرآن پاک نے کر دیا۔

علاوہ ازیں تمام مساجد، رمضان کا مہینہ اور اشہر والحرام حرمت والے مہینے) یعنی رجب، ذی قعدہ، ذوالحجہ اور محرم الحرام یہ سب شعائر اللہ ہیں۔ یہ سب واجب الاحترام مہینے ہیں اور ان میں گناہوں سے بچنا زیادہ ضروری ہے۔ ان میں عبادت کا اجر و ثواب بھی بڑھ جاتا ہے اور گناہ کا وزن بھی زیادہ ہو جاتا ہے"۔([xxvii])

مزید لکھتے ہیں کہ

عیدالاضحی	عیدالفطر	جمعہ	ایام تشریق	اقامت	ختنہ
نماز باجماعت	رمل	طواف	ہدی قربانی	صفا مروہ کی سعی	

سب شعائر اللہ میں داخل ہیں۔

قرآن پاک کا ارشاد ہے۔" ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب "یعنی شعائر اللہ کی تعظیم دلوں کے تقویٰ کی بناء پر ہے جس کے دل میں خدا کا تقویٰ ہوگا، وہی شعائر اللہ کی تعظیم کرے گا"۔(xxviii)

احکامات ومسائل

- شعائر اللہ سے دین کے اعلام یعنی نشانیاں مراد ہیں خواہ مکان ہوں جیسے کعبہ عرفات مزدلفہ جمار ثلثہ 'صفا' مروہ' منیٰ' مساجد یا زمانی جیسے رمضان، اشہر حرام، عید الفطر والضحیٰ جمعہ ایام تشریق وغیرہ یہ سب شعائر دین ہیں۔
- سعی کے واجبی حکم کے حوالے سے ائمہ ثلاثہ کے موقف کو ذکر کیا، نیز طواف مثل نماز کے ہے جس طرح بغیر طہارت کے نماز نہیں ہوتی اسی طرح طواف بھی نہیں ہوتا۔
- سعی کے دوران پڑھنے والی دعا کا ذکر بھی کیا کہ دوران سعی دعا کا اہتمام بھی کرنا چاہیئے۔

حاصل بحث

- جو لوگ بتوں کی وجہ سے ان شعائر سے متعلق حکم طواف سے متعلق پریشان تھے ان کو تسلی دی گئی اور طواف کا حکم دیا گیا۔
- اس آیت سے متعلق احدیث ذکر کی گئی ہیں۔
- سعی وطواف کے شرعی حکم کو ائمہ ثلثہ کی آراء کی روشنی میں واضح کی گیا۔
- ہر وہ چیز شعائر اللہ میں داخل ہے جو اللہ کی نشانیاں ہیں اور جن کی نسبت اللہ تعالی کی طرف ہے ان تمام شعائر کا احترام کرنا بے حد ضروری ہے۔

تفسیر '' معارف القرآن'' میں شعائر کا مفہوم

ترجمہ: بیشک (کوہ) صفا اور مروہ خدا کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو شخص خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ دونوں کا طواف کرے (بلکہ طواف ایک قسم کا نیک کام ہے) اور جو کوئی نیک کام کرے تو خدا قدر شناس اور دانا ہے

شان نزول

صفا اور مروہ مکہ میں دو پہاڑیاں ہیں حضرات ابراہیم کے وقت سے لوگ ان دو پہاڑیوں کے درمیان طواف کرتے تھے اور زمانہ جاہلیت میں کافروں نے ان پر دو بت رکھ دیے اور ان کی تعظیم کرتے اور ان کا استلام کرتے اور یہ سمجھتے کہ یہ طواف ان دو بتوں کی تعظیم کے لیے ہے جب زمانہ اسلام آیا اور مسلمانوں کو سعی بین الصفاوالمروہ کا حکم ہوا تو مسلمانوں کو یہ خیال ہوا کہ صفا اور مروہ کا طواف ان بتوں کی تعظیم کے لیے ہے اور بتوں کی تعظیم اسلام میں ممنوع ہے اس لیے صفا اور مروہ کا طواف بھی ممنوع ہونا چاہیے اس پر یہ آیت نازل ہوئی"۔(xxix)

لغوی بحث

شعائر شعیرہ یا شعارۃ کی جمع ہے جس کے معنی علامت اور نشانی کے ہیں"۔(xxx)

اقوال (محدثین، مفسرین، مفکرین وغیرہ)

- قَالَ عُرْوَةُ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَوَاللَّهِ مَا عَلَى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنَّ هَذِهِ لَوْ كَانَتْ كَمَا أَوَّلْتَهَا عَلَيْهِ كَانَتْ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَتَطَوَّفَ بِهِمَا وَلَكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَهَا عِنْدَ الْمُشَلَّلِ فَكَانَ مَنْ أَهَلَّ يَتَحَرَّجُ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا أَسْلَمُوا سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِکَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ "-(xxxi)

ترجمہ

عروہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے قول "اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَاۗىِٕرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ"۔

کی تفسیر بیان کیجئے۔اس لیے کہ واللہ اس آیت کا مطلب تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ صفا اور مروہ کا طواف نہ کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا کہ اے میرے بھتیجے تو نے بہت بری بات کہی، اگر یہی بات ہوتی جو تم نے بیان کی ہے تو اس صورت میں اس طرح کہا جاتا "لاجناح علیہ ان لا یطوف بھما"۔ لیکن یہ آیت انصار کے متعلق نازل ہوئی ہے وہ لوگ اسلام لانے سے پہلے منات بت کے نام پر احرام باندھا کرتے تھے، جس کی وہ پوجا کرتے تھے، وہ مشلل کے پاس تھا، جو شخص احرام باندھتا وہ صفا مروہ کے طواف کو برا سمجھتا تھا۔جب وہ لوگ مسلمان ہوگئے، تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اس کے متعلق پوچھا اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم صفا اور مروہ کا طواف کرنا برا سمجھتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

احکامات و مسائل

- اساف اور نائلہ یعنی بتوں کے ہوتے ہوئے بھی صفا اور مروہ کا طواف جائز ہے۔
- کوئی شخص یہ مسئلہ دریافت کرے کہ جس کپڑے پر قدر درہم سے کم نجاست لگی ہو تو اس کپڑے میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ تو یہ جواب دیا جائے گا لاجناح علیک ان تصلی فیہ یعنی ایسے کپڑے میں نماز پڑھنا کوئی حرج نہیں اور کوئی گناہ نہیں
- اس عبارت سے نفس نماز کی اباحت اور اجازت نہیں سمجھی جاتی بلکہ قلیل نجاست کی حالت میں نماز پڑھنے کی اجازت مفہوم ہوتی ہے۔
- اصل سعی واجب ہے اور بحالت موجودہ جس کی وجہ سے انصار کو گرانی تھی وہ جائز اور مباح ہے۔

حاصل بحث

- اہل ایمان کے لیے سعی کا حکم ہے ان بتوں کی وجہ سے سعی ترک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔
- نیز سعی و طواف کا حکم وجوبی ہے۔
- شعائر اللہ اور اعلام دین کی عظمت و حفاظت امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے۔
- اگر اہل ایمان کے شعائر کو غیر مسلم بھی اختیار کرنے لگ جائیں تو کفار کی وجہ سے اپنی شعائر کو چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے۔کیونکہ اصل تو یہ شعائر، اسلام کے شعائر ہیں۔

تفسیر "تدبر قرآن" میں شعائر کا مفہوم

ترجمہ: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں تو جو بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی حرج نہیں کہ ان کا طواف کرے۔اور جس نے کوئی نیکی خوش دلی کے ساتھ کی تو اللہ قبول کرنے والا اور جاننے والا ہے۔

شان نزول

یہ آیت اصل سلسلہ بحث یعنی قبلہ کی بحث سے متعلق ہے، اوپر والا مضمون، جیسا کہ واضح ہوا، ضمناً محض ایک تنبیہ کے طور پر آگیا تھا کہ یہ قبلہ کی تبدیلی کوئی معمولی تبدیلی نہیں ہے بلکہ یہ مسلمانوں کے لیے بہت سی آزمائشوں کا پیش خیمہ ہے جن سے عہدہ برآ ہونے کے لیے صبر اور نماز وسیلہ کار ہیں۔اس ضمنی مضمون کے بعد اصل سلسلہ بحث کو پھر لے لیا اور صفا و مروہ کے شعائر اللہ میں سے ہونے اور ان سے متعلق احکام و ہدایات کا ذکر فرمایا۔اس لیے کہ یہود نے جس طرح بیت اللہ کے قبلہ ابراہیمی ہونے کے معاملہ کو چھپانے کی کوشش کی۔"(xxxii)

لغوی بحث

شعائر، شعیرہ کی جمع ہے جس کے معنی کسی ایسی چیز کے ہیں جو کسی حقیقت کا احساس دلانے والی، اور اس کا مظہر اور نشان ہے۔"(xxxiii)

اقوال (محدثین، مفسرین، مفکرین)

مولانا فراہی نے اپنی کتاب 'الرای الصحیح فی من ہو الذبیح میں یہ ثابت کیا ہے کہ اصل قربان گاہ، جہاں حضرت ابراہیم نے حضرت اسماعیل کی قربانی کی، یہی مروہ ہے جس کا ذکر تورات میں آیا ہے لیکن یہود نے بیت اللہ سے حضرت ابراہیم کا تعلق کاٹ دینے کے لیے اس لفظ کو تحریف کرکے کچھ سے کچھ کر دیا۔

احکامات و مسائل

(شعائر) اللہ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ ہیں۔

- کسی دوسرے کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنے طور پر کسی چیز کو دین کے شعائر میں سے قرار دے دے۔
- یا جو چیز شعائر میں داخل ہے اس کو شعائر کی فہرست سے خارج کر دے۔
- دین میں اس قسم کے من مانے تصرفات سے شرک و بدعت کی راہیں کھلتی ہیں۔
- جن قوموں نے اپنے جیسے شعائر قرار دیے، تاریخ گواہ ہے کہ انہوں نے اس طرح شرک و بت پرستی کی راہیں کھول دی۔
- دوسری یہ کہ جس طرح شعائر اللہ کے مقرر کردہ ہیں اسی طرح اسلام میں ان شعائر کی تعظیم کے حدود بھی خدا اور رسول ہی کے مقرر کردہ ہیں۔

- ان شعائر میں اصل مطمع نظر وہ حقیقتیں ہوا کرتی ہیں جو ان کے اندر مضمر ہوتی ہے۔
- حقیقتوں کے اظہار کے لیے یہ شعائر گویا قالب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس وجہ سے ملت کی زندگی کے لیے سب سے زیادہ ضروری کام یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کے دلوں اور دماغوں میں یہ حقیقتیں برابر زندہ اور تازہ رکھی جائیں۔
- اگر یہ اہتمام سرد پڑ جائے تو دین کی اصل روح نکل جاتی ہے، صرف قالب باقی رہ جاتا ہے پھر آہستہ آہستہ لوگوں کی اصل توجہ صرف قوالب پر مرکوز ہو جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دین صرف ایک مجموعہ رسوم بن کے رہ جاتا ہے"۔(xxxiv)

حاصل بحث

- شعائر اللہ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ ہیں۔
- رسوم کو شعائر قرار دینا ایک شرعی جرم ہے۔
- مروہ یہ وہ مقام ہے جہاں قربانی پیش کی گئی یہود نے بہت کوشش کی کہ اس کا نام بگاڑ دیا جائے لیکن اللہ تعالی نے قرآن میں مروہ کا لفظ ذکر کر کے اس کو واضح کر دیا اور یہودیت کی افتراء بازی کو روک دیا۔

تفسیر "تفہیم القرآن" میں شعائر کا مفہوم

ترجمہ: یقیناً صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ لہٰذا جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے، اس کے لیے کوئی گناہ کی بات نہیں کہ وہ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان سعی کر لے اور جو برضا و رغبت کوئی بھلائی کا کام کرے گا اللہ کو اس کا علم ہے اور وہ اس کی قدر کرنے والا ہے۔

شان نزول:

صفا اور مروہ مسجد حرام کے قریب دو پہاڑیاں ہیں، جن کے درمیان دوڑنا منجملہ ان مناسک کے تھا، جو اللہ تعالی نے حج کے لیے حضرت ابراہیمؑ کو سکھائے تھے۔ بعد میں جب مکے اور آس پاس کے تمام علاقوں میں مشرکانہ جاہلیّت پھیل گئے، تو صفا پر ''اساف'' اور مروہ پر ''نائلہ'' کے استھان بنا لیے گئے اور ان کے گرد طواف ہونے لگا۔ پھر جب نبی ﷺ کے ذریعے سے اسلام کی روشنی اہل عرب تک پہنچی، تو مسلمانوں کے دلوں میں یہ سوال کھٹکنے لگا کہ آیا صفا اور مروہ کی سعی حج کے اصلی مناسک میں سے ہے یا محض زمانہ ٔ شرک کی ایجاد ہے، اور یہ کہ سعی سے کہیں ہم ایک مشرکانہ فعل کے مرتکب تو نہیں ہو جائیں گے۔ نیز حضرت عائشہؓ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل مدینہ کے دلوں میں پہلے ہی سے سعی بین الصفا والمروہ کے بارے میں کراہت موجود تھی، کیونکہ وہ مناۃ کے معتقد تھے اور اساف و نائلہ کو نہیں مانتے تھے۔ انہی وجوہ سے ضروری ہوا کہ مسجد حرام کو قبلہ مقرر کرنے کے موقع پر ان غلط فہمیوں کو دور کر دیا جائے جو صفا اور مروہ کے بارے میں پائی جاتی تھیں، اور لوگوں کو بتا دیا جائے کہ ان دونوں مقامات کے درمیان سعی کرنا حج کے اصلی مناسک میں سے ہے اور یہ کہ ان مقامات کا تقدس خدا کی جانب سے ہے، نہ کہ اہل جاہلیّت کی من گھڑت"۔(xxxv)

لغوی بحث:

مولانا مودودی نے اس کا شان نزول بیان نہیں کیا۔

اقوال (محدثین، مفسرین، مفکرین وغیرہ)

موصوف نے اس آیت کی تفسیر میں کسی کا قول ذکر نہیں کیا۔

خلاصۃ البحث

ہر مذہب کی اپنی ایک شناخت ہوتی ہے۔دنیا میں مختلف مذاہب اپنی شناخت کیساتھ قائم ہیں۔اور ہر مذہب میں مذہبی شناخت کو ادب واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔اسلام دنیا کا بڑا اور سچا مذہب ہے اس کی بھی اپنی شناخت ہے جس کو شعائر کیساتھ موسوم کیا گیا ہے۔انہی شعائر میں سے ایک شعیرہ صفا اور مروہ ہے جو کہ مسلمانوں کے نزدیک محترم ہے۔اس کی تعظیم وتکریم واجب وضروری ہے۔صفا اور مروہ یہ دو پہاڑیاں ہیں۔مشرکین مکہ احرام کی حالت میں منات جو کہ ایک بت تھا اس کا نام پکارتے تھے اور وہ بت قدید مقام پر نصب تھا۔ان مشرکین کے اس طرز عمل کی وجہ سے انصار صفا مروہ کے مابین سعی کو برا سمجھتے تھے تو اللہ تعالی نے آیات کریمہ نازل فرما کر واضح کر دیا کہ صفا مروہ کے طواف میں کوئی حرج نہیں ہے۔اور ان اس شعیرہ کی تعظیم یہ ہے کہ اللہ تعالی کے حکم کے مطابق اس کا طواف کیا جائے۔جیسا کہ اس آیت کے ضمن میں جدید اردو مفسرین نے مختلف فقہی مسائل کا استنباط کیا ہے۔اور اس بات کو ثابت کیا ہے کہ شعائر کی تعظیم واجب وضروری ہے اور مختلف ائمہ کی آراء کو مد نظر رکھ کر اس سے نتائج اخذ کیے ہیں۔جیسے اگر کوئی غیر مسلم اسلام کے کسی شعیرہ کو استعمال کرتا ہے تو ان کی وجہ سے اسلام کا کوئی بھی شعیرہ ترک نہیں کیا جا سکتا۔ان پر عمل کرنا واجب وضروری ہے۔

---

[i] ۔ افریقی، محمد بن مکرم بن منظور، لسان العرب، دار صادر، بیروت، ج2، ص84

[ii] ۔ جوہری، اسماعیل بن حماد، الصحاح فی اللغۃ، دار العلم للملایین، بیروت، ج1، ص385

[iii] ۔ فیروز آبادی، محمد بن یعقوب، القاموس المحیط، موسسۃ الرسالۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، ص416

[iv] ۔ محمد النجار، المعجم الوسیط، دار الدعوہ، قاہرہ، ج1، ص485

[v] ۔ الفیومی، ابو العباس، احمد بن محمد، المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر، المکتبۃ العلمیہ، بیروت ج1، ص314

[vi] ۔ البقرۃ، 158:2

[vii] ۔ القزوینی، ابو الحسین، احمد بن فارس، معجم مقاییس اللغۃ، دار الفکر، بیروت، ج3، ص، 194

[viii] ۔ البقرۃ، 158:2

[ix] ۔ کیلانی، عبد الرحمن، تیسیر الرحمن، : مکتبہ دار السلام، لاہور، ج1، ص112

[x] ۔ بخاری، محمد بن اسمعیل، الجامع الصحیح، کتاب التفسیر، باب فی قولہ تعالی، إن الصفا والمروۃ من شعائر اللہ، دار ابن کثیر، بیروت، رقم الحدیث: 4225

[xi] ۔ بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: 4226

[xii] ۔ بھٹوی، عبد السلام، تفسیر القرآن الکریم، مکتبہ دار الاندلس، لاہور، ج1، ص131

[xiii] ۔ بھٹوی، تفسیر القرآن الکریم، ، ج1، ص131

[xiv] ۔ البخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: 4225۔

[xv] ۔ البقرۃ، 158:2

[xvi] ۔ ترمذی، محمد بن عیسی، الجامع للترمذی، کتاب التفسیر، باب فی قولہ تعالی "إن الصفا والمروة من شعائر الله"، مکتبہ مصطفی البابی الحلبی، مصر، رقم الحدیث: 2965

[xvii] ۔ شیبانی، احمد بن محمد بن حنبل، مسند احمد، من مسند القبائل، القاھرۃ، مؤسسۃ قرطبۃ، رقم الحدیث: 27408

[xviii] ۔ سعیدی، غلام رسول، تبیان القرآن، فرید بک سٹال لاہور، ج1، ص612

[xix] ۔ سعیدی، تبیان القرآن، ج1، ص609

[xx] ۔ البخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: 422

[xxi] ۔ احمد بن حنبل، مسند احمد، رقم الحدیث: 27408

[xxii] ۔ عسقلانی، ابن حجر، احمد بن محمد، فتح الباری، مطبوعہ دار نشر الکتب الاسلامیہ، لاہور) ج2 ص321-320

[xxiii] ۔ مراد آبادی، نعیم احمد، خزائن العرفان، کراچی: مکتبۃ المدینہ، ص: 52

[xxiv]۔ سواتی، عبدالحمید، معالم العرفان، مکتبہ دروس القرآن، گوجرانوالہ، ج3، ص85

[xxv]۔ سواتی، معالم العرفان، ج3، ص85

[xxvi]۔ قطب الدین، ولی اللہ بن عبدالرحیم، حجۃ اللہ البالغہ، دار الجیل، بیروت ، ص133

[xxvii]۔ دہلوی، عبدالعزیز، فتح العزیز، (نیو دہلی: جامعہ ملیہ اسلامیہ)، ص569

[xxviii]۔ شاہ ولی اللہ، حجۃ اللہ البالغہ، ص133

[xxix]۔ کاندھلوی، ادریس، معارف القرآن، : مکتبہ المعارف، شہداد پور، ج1، ص328

[xxx]۔ کاندھلوی، معارف القرآن، ج1، ص329

[xxxi]۔ بخاری، الجامع الصحیح، کتاب التفسیر، باب فی قولہ تعالی "إن الصفا والمروة من شعائر الله"، رقم الحدیث:4225

[xxxii]۔ اصلاحی، امین احسن، تدبر قرآن، : فاران فاونڈیشن، لاہور، ج1، ص383

[xxxiii]۔ اصلاحی، تدبر قرآن، ج1، ص324

[xxxiv]۔ اصلاحی، تدبر قرآن، ج1، ص325

[xxxv]۔ مودودی، ابوالاعلی، تفہیم القرآن، ترجمان القرآن, لاہور، ج1، ص127